إِلَى اللِّقَاءِ يَا شَهْرَ رَمَضَان

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَنَا لِطَاعَتِهِ، وَحَثَّنَا عَلَى دَوَامِ عِبَادَتِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَهْلَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَالْإِحْسَانِ، وَاسْتَبْشِرُوا بِقَوْلِ رَبِّنَا الرَّحْمَنِ: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ * آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ * كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ * وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ * وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾.

عزیز دوستو! روزہ دار بھائیو! ماہِ رمضان تا حال آپکے لیے عبادات و طاعات کے دروازے کھولے ہوئے ہے، اور اُس کی راتیں ابھی تک برکتوں سے لبریز ہیں، نہ تو رحمتوں کا سلسلہ منقطع ہوا ہے، اور نہ ہی نیکیوں کے صفحات ابھی تک لپیٹے گئے ہیں، نہ تو آسمان کے دروازے بند ہوئے ہیں، اور نہ ہی جہنم سے آزادی پانے والوں کا قافلہ رُکا ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا، جس میں وہ آپکو

اِس فرمان کے ساتھ بشارت سُنارہے ہیں؟«وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ». "اور اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد کرتا ہے، اور (رمضان) میں ہر رات اسی طرح ہوتا ہے". تو میرے بھائیو جو لمحات باقی ہیں اُنہیں غنیمت سمجھیے، اور اپنا شمار اُن بندوں میں کروائیے جنہیں جہنّم سے خَلاصی کا پروانہ مِل جاتا ہے، اور وہ اپنے رب کی جنت پاکر شاداں و فرحاں ہوتے ہیں. رب تعالی کا فرمان ھے: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾، "پھر جو کوئی دوزخ سے دُور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا سووہ پورا کامیاب ہوا". لِہذا رب تعالیٰ کی اِطاعت کے لیے کمربستہ ہوجائیے، اور اُسکی عبادت میں بُلند ہمّتی کا مظاہرہ کریں، کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے:«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ»، "بلاشبہ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے".

لِہذا جس نے رمضان المبارک کے ابھی تک گزرے لمحات میں نیکیوں کے بیج بوئے ہیں، وہ اپنی کوششوں کو جاری رکھے، تاکہ وہ اپنی محنتوں کا ثمرہ حاصل کرسکے، کیونکہ جیسے پھل پکنے سے پہلے نہیں توڑا جاتا، اِسی طرح نیک اَعمال بھی حُسنِ خاتمہ کے بغیر قبولیت نہیں پاتے. اور اللہ کے بندو! یہ بات بھی جان لیجیے! کہ لیلۃُ القدر کی

وہ مبارک رات اور اُسکا اَجرِ عَظیم، جسکو پانے کے لیے ہم کوشاں رہتے ہیں، رمضان المبارک کی آخری رات تک اُسے تلاش کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:"الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ"، "شبِ قدر کو آخری رات میں تلاش کرو".

عزیز روزہ دارو! رمضان میں جو نیک اعمال آپ نے کیے ہیں اُن کی حفاظت کیجیے، اور سال بھر اُن پر مُداوَمت اختیار کیجیے، لہذا جس نے رمضان میں قیام اللیل کو اپنا معمول بنایا، وہ پورے سال راتوں میں قیام کی کوشش کرے، کیونکہ یہ آپکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہے، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «يا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ». "اے عبداللہ! تم اُس شخص کی مانند نہ ہوجانا، جو پہلے قیام اللیل کیا کرتا تھا، پھر اُس نے رات کا قیام چھوڑ دیا".

اور میرے بھائیو! جس طرح آپ رمضان المبارک میں روزے کے عادی ہو گئے ہیں، اسی طرح سال کے باقی دنوں میں بھی کچھ دن روزہ رکھنے کی عادت اَپنائیے،

کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے: «مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ فَخُتِمَ لَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ»، "جو شخص رضاءِ الٰہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے، اور اُسی پر اُس کا اختتام ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا".

اور اے وہ خوش بخت انسان! جسے رمضان میں قرآن کریم کی رَفاقت کا شرف حاصل ہوا، خبردار! رمضان کے بعد تلاوتِ قرآن تَرک نہ کردینا؛ کہ یہ ربِّ رحمن کا کلام ہے، اور منبعِ سکون واطمینان ہے: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾، "خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں".

اور اے وہ سعادتمند شخص! جس کے ہاتھوں نے اِنفاق و اِطعام میں خوب فیاضی کا مظاہرہ کیا، اپنی خیر کو مزید بڑھادو؛ کہ آپکا رَبِّ رزّاق اُس کا کئی گُنا عوض آپکو عطاء کرے گا: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾، "اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرتے ہو سو وہی اس کا عوض دیتا ہے، اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے".

اور اے وہ خوش نصیب! جس نے اس ماہ میں اذکار کا اہتمام کیا، استغفار کا التزام کیا، اِنہیں شب وروز کا اپنا معمول بناؤ: ﴿وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ

النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى﴾، "اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اول اور آخر میں تسبیح کرتا کہ تجھے خوشی حاصل ہو".

اور اے وہ نیک بخت! جس نے رمضان میں خیر و بھلائی کے راستوں پر چلنے کا اہتمام کیا، اس ماہ کے رخصت ہونے کے بعد اُنہیں چھوڑ نہ دینا، بلکہ تمام عمر اُن پر ثابت قدم رہنا، کیونکہ یہی آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا: چنانچہ اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی کیفیت کیا تھی؟ کیا آپ (کسی خاص عمل کے لیے) کچھ ایام مخصوص فرما لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: «لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً»، "نہیں، آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا" اور آپ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، وَإِنْ قَلَّ»، "اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ ہے، جس پر بندہ مداومت کرے، اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو".

تو اے رب کریم! ہمارے رمضان کا اختتام اپنی رضا اور دوزخ سے نجات کے ساتھ فرما، اور ہمیں اپنے جنتی بندوں میں شامل فرما! ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّعَ لِعِبَادِهِ الطَّاعَاتِ، لِيَسْتَزِيدُوا مِنَ الْحَسَنَاتِ، فَتُرْفَعَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:**

روزہ دار بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک ایسی عبادت مقرر کی ہے جو ہمارے روزے کی تکمیل اور ہماری کوتاہیوں کی تلافی کرتی ہے، اور وہ عبادت صدقہ فطر ادا کرنا ہے، چنانچہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ"، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کو فُحش اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے، اور مسکینوں کی خوراک کے لیے واجب قرار دیا". لہٰذا صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے، اپنے نفس کی طرف سے اور اُن تمام افراد کی طرف سے، جن کا نان ونفقہ اس کے ذمے ہے، یعنی اُس کے زیرِ کفالت گھرانے کے افراد کی جانب سے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِس کی مقدار واضح فرمادی ہے کہ یہ ملک کے باشندوں کی غالب غِذا کے اعتبار سے ڈھائی کلو کے برابر ہے، اور فقہاء نے اِس کی قیمت ادا کرنے کی بھی اجازت دی ہے؛ کیونکہ وہ فقیر کے لیے زیادہ نفع بخش ہے، لہذا اِماراتی فتویٰ کونسل نے ہر فرد کے لیے صدقہِ فطر کی مقدار پچیس درہم مقرر کی ہے، جو آپ آج بھی نکال سکتے ہیں، لیکن اُسکی اَدائیگی کا سب سے بہتر وقت عید کے دن فجر کی نماز کے بعد سے نمازِ عید تک کا ہے، لہذا اِسے بروقت اور خُوش دِلی کے ساتھ ادا کریں، تاکہ اِسکے ذریعے آپ اَپنے روزوں کو پاکیزہ کرسکیں، اپنے رب کو راضی کر سکیں، اور ضرورتمندوں میں خوشیاں بکھیر سکیں.

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کار فرما ہوئی، اُس کی رحمتِ واسعہ جلوہ اَفروز ہوئی، تو اُس نے روزوں کی تکمیل کے بعد ہمارے لیے ایسی عید مشروع فرمائی، جس سے ہمارے نُفوس میں خوشیاں جاگُزیں ہوتی ہیں، اور دلوں کو شادمانی ملتی ہے، یہ عید الفطر ہے، جس کا استقبال ہم تکبیر و تحمید سے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾، "اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی

بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو". تو میرے بھائیو! عید کے دن جب آپ مساجد اور عید گاہوں کو جائیں تو رب تعالی کی تکبیرات کا وِرد کرتے ہوئے جائیں:"اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ"، اور اللہ رب العزت کا شُکر بَجالائیں کہ اُس نے ہمیں ہدایت سے نوازا، اُس کی تعظیم بیان کریں کہ اُس نے ہمیں توفیق بخشی، اُس کی رحمت و فضل پر خوشی مَنائیں، اور اپنے اہل و عیال کے دلوں کو بھی مَسرَّتوں سے بھر دیں، تاکہ آپکی دنیاوی سعادتوں کی تکمیل ہو، اور آخرت میں بھی آپ رب تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ لا تَخْتِمْ لَنَا رَمَضَانَ إِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ ذُنُوبَنَا، وَتَقَبَّلْتَ أَعْمَالَنَا، وَرَفَعْتَ دَرَجَاتِنَا، وَبَلَّغْتَنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَكَتَبْتَنَا مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

اللَّهُمَّ لا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ عَهْدِنَا بِرَمَضَانَ، وَأَعِدْهُ عَلَيْنَا رَبَّنَا أَعْوَامًا بَعْدَ أَعْوَامٍ، وَنَحْنُ فِي عَافِيَةٍ وَإِيمَانٍ، وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ.

اللَّهُمَّ لا تَجْعَلْ حَظَّنَا مِنْ رَمَضَانَ انْقِضَاءَ أَيَّامِهِ وَانْصِرَامَ لَيَالِيهِ، بَلِ اجْعَلْنَا بَعْدَهُ خَيْرًا مِمَّا كُنَّا فِيهِ، وَازْرَعْ فِي قُلُوبِنَا حُبَّ الطَّاعَةِ وَلُزُومَهَا، وَالِاسْتِقَامَةَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَاسْتِدَامَتَهَا.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بنَ زَايِدٍ، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدًا، وَالشَّيْخَ رَاشِدًا، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.